حُسنِ گلرو

حُسنِ گُلرو ماہِ تابندہ سے پوچھا چاہیئے
نازِ دلبر حورِ نازِندہ سے پوچھا چاہیئے

راست گو پُرنور ہے اور فکر وغم سے دُور ہے
صِدق اُس کا راست گوینِدہ سے پوچھا چاہیئے

صدق دل یہ شہ محمد کا ہے، جو ہے پُر ضِیا
علم اُسکا مہرِ رَخْشِندہ سے پُوچھا چاہیئے

ہاتھ میں اِنکے جو بَسْطَتِ جُود کی ہے واہ واہ
وہ تو بے شک اَبرِ بارندہ سے پوچھا چاہیئے

جوں رواں ہیں صالحُ الاعمال کے میداں میں شاہ
باد سے یا اسپِ تازندہ سے پوچھا چاہیئے

شاہ سے جو سَربلندی عِلم نے پائی ہے آج
وہ تو ہر اک عِلم خوانِندہ سے پوچھا چاہیئے

یہ تنعّم جو مِلا ہے خَلق کو اُسکا سبب
شاہ کے دستِ زَرْاَفشَندہ سے پوچھا چاہیے

بخششِ بے انتہا کی انتہا کا مَسئلہ
شاہِ دیں کے دستِ بَخشندہ سے پوچھا چاہیے

روحِ حاتم ہے غَریقِ قُلزمِ شَرمندگی
شرم کے حالات شَرمندہ سے پوچھا چاہیے

شاہ کا ہم شاں کوئی عہدِ گُذشتہ میں نہ تھا[ن۱]
اَب حقیقت اُسکی آئندہ سے پوچھا چاہیے

ہے یہی واجب کے اِنسے اَخذ ہو ہر حکمِ دیں
راہِ حق اِن رہنمائندہ سے پوچھا چاہیے

گوہرِ شہوار شہ کا ہر سخن ہے بے شُبہ
مول اُسکا قدر دانندہ سے پوچھا چاہیے

نغمۂ مُطربْ سے جو حَضرت پڑھاتے ہیں نماز
روحِ داؤدِ سَرایندہ سے پُوچھا چاہیے

جو عطا ظاہر ہے شہ کی روزِ روشن سی ہے وہ
جو ہے باطن لیلِ پوشندہ سے پوچھا چاہیے

ن۱ در زمانے میں گذشتہ شاہ کا ہمتانہ تھا

مدح میں خوشبو جو پاتا ہے ثناگر شاہ کا
وصف اُسکا مُشک سایندہ سے پوچھا چاہیئے
جو مَیاشہ کی بَنی الدعوت پہ ہے اسکا بیاں
مادرِ اِشفاق سازندہ سے پوچھا چاہیئے
آج ہے دیں کی بِنا پُر استوار و پائدار
حال اُسکا عرشِ پایندہ سے پُوچھا چاہیئے
فِطر کی ہو عید شہ کو سازوار و رازِ عید
شاہِ دینِ راز پابندہ سے پوچھا چاہیئے
شاہ کی بَندہ نوازی جو ہے اے عَبدعلی
داورِ بندہ نوازندہ سے پوچھا چاہیئے

﴿ ۱۹ ﴾

گلرو	معشوق جہ نو چہرو پھول جیوو روپالو چھے
تابندہ	چمکنار
نازندہ	نازکروا والو
راست گو	سچو بولوا والا
راست گوندہ	سچو بولوا والو

ن ۱ مہر شہ کی اہل دعوت پر ہے اسکی کیفیت

مہرِ رخشندہ	روشن سورج
ابرِ بارِندہ	ورسنار وادل
باد	هوا
اسپِ تازندہ	عربي گهوڙو
علم خوانندہ	علم پڙهنار
زرافشندہ	سونو لٽاؤنار
شہوار	قيمتي موتي
سرآئندہ	لحن انے موسيقی پيدا کرنار
سایندہ	پيسوا والو
اشفاق سازندہ	شفقة کرنار
داور	خدا تعالی